سفرِ اردن............شام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین............ ....

میرا اردہ سفر نامہ لکھنے کا پھر خراب ہورہا ہے، میں سوچتا ہوں کہ اس سے کسی کو کیا فائدہ حاصل ہوگا ؟ اور میری داستان سفر دوسروں کو سنانے کا کیا مفید نتیجہ برآمد ہوگا ؟ چنانچہ طے کرلیا تھا کہ اس بار سفر نامہ شامل اشاعت نہیں کیا جائے گا مگر..............اسی دوران دو سفر اور ہوگئے ایک سید ہجویر رحمۃ اللہ علیہ کی سلطنت کا اور دوسرا تاجدار گولڑہ کی ریاست کا ......اور اس سفر میں جن علمی شخصیات کی زیارت نصیب ہوئی اور جن پڑھے لکھے لوگوں سے ملاقات ہوئی انہوں نے ....سفر نامہ جاری رکھنے پر زور دیا.....چنانچہ باصرار اصحابِ رائے اگلی قسط پیش خدمت ہے......

....

چنانچہ ہم سوق الحمید یہ سے گزرتے ہوئے مسجد بنو امیہ پہنچے جس کے اندرونی وسیع ھال میں حضرت یحیی علیہ السلام کا مزار مبارک ایک گنبد میں ہے.......... یہاں مسلمانوں سے زیادہ عیسائیوں کو آتے جاتے دیکھا،مسلمان ہر نماز کے بعد سلام پیش کرتے ہوئے گزرتے ہیں ....اور بعض دیر تک سلام ودعاء میں مشغول دکھائی دیتے ہیں ....تاریخی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حضرت یحی علیہ السلام کا صرف سر مبارک مدفون ہے.....کہا جاتا ہے کہ ولید بن عبدالملک کے دور میں جامع اموی کی تعمیر وتوسیع کے دورران ایک غار دریافت ہوا تھا جس میں ایک صندوق تھا اس صندوق میں حضرت یحی علیہ السلام کا سر مبارک موجود تھا اور صندوق پر لکھا تھا کہ یہ حضرت یحی علیہ السلام کا سر مبارک ہے.....کچھ تفصیل اس اجمال کی تاریخ ابن کثیر میں یوں بھی ملتی ہے کہ..........آپ نہایت حسین وجمیل تھے، بادشاہ وقت کی بیوی آپ کی جانب مائل ہوئی اور خلوت چاہی، جسے آپ نے رد کردیا،عورت ذات کے دل میں انتقام کی آگ بھڑک اٹھی، چنانچہ عید اسرائیل کے موقع پر عید کی تقریبات کے بائیکاٹ کا مکر کیا، بادشاہ نے سبب جاننا چاہا تو شرط عائد کی کہ یحی کو قتل کرکے سر لاؤ تو سکون حاصل ہو، چنانچہ ظالم بادشاہ نے اہلیہ کی فرمائش پوری کرنے کے لئے آپ کو جہاں آپ عبادت میں مصروف تھے قتل کروایا اور سر طشت میں رکھ کر پیش کیا، (واللہ اعلم بالصواب)..........

☆ جس نے قبل از وقت کسی شی کے حصول کی کوشش کی اسے اس سے محرومی کی سزا دی جائے گی ☆

ازاں بعد مسجد کے مینارہ شرقی والے دروازے سے نکل کر حضرت سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی۔ وہاں ایک عجیب منظر دیکھا کہ جرمنی کا ایک وفد جو غیر مسلم (غالباً مسیحی) مرد وخواتین پر مشتمل تھا، صلاح الدین کی قبر کے پاس کھڑا تھا اور ان کا گائیڈ انہی کی زبان میں انہیں صاحب قبر کے بارے میں کچھ بتا رہا تھا جب اس نے اپنی بات ختم کی تو وفد میں شامل ایک خاتون نے اپنی چھڑی سے صلاح الدین کی قبر پر ایک ہلکی سے ضرب لگائی اور کچھ کہا......جس کا مفہوم تھا......اچھا تو تم ہو جس نے ہماری قوم کو پے در پے شکستوں سے ذلیل و رسوا کیا............

حضرت صلاح الدین ایوبی کو سلام کرنے کے بعد سوق الحریقہ جاکر حضرت سلطان نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور پھر باب الصغیر کے قبرستان میں موجود حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ کے مزار مبارک پہنچا مغرب کی نماز قریب ہی واقع جامع المحدث الکبیر میں ادا کی جس کے ساتھ ایک عظیم الشان مدرسہ ہے اور محدث شام اس کے پہلو میں آرام فرما ہیں۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مزار مبارک بند ہو چکا تھا باہر ہی فاتحہ پڑھی اور یہ عزم لے کر واپس لوٹا کہ کسی دوسرے وقت حاضر ہوں گا۔ المرجہ میں واقع اپنے ہوٹل سے چل کر باب الصغیر براستہ سوق الحمیدیہ وسوق الحریقہ پہنچنے تک میں بے حد تھک چکا تھا واپسی کے لیے ایک کوسٹر میں بیٹھا کہ مجھے منطقہ الضاعیۃ میں واقع جامع البلال پہنچنا تھا اور یہاں سے مولانا اسلم رضا کے مکان پر جہاں بعد مغرب ایک محفل تھی۔ جب جامع البلال پہنچا تو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ یہاں بھی مسجد کے پہلو میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مزار موجود ہے سلام وفاتحہ کے بعد مولانا اسلم رضا کے ساتھیوں کو مسجد کے باہر تلاش کیا اور نہ ملنے پر فون کیا۔

مولانا اسلم رضا کی رہائش گاہ اسی علاقہ الضاعیہ میں قریب ہی واقع تھی۔ وہاں پہنچے تو کوئی پندرہ بیس نوجوان کمرہ میں موجود تھے ان سے ملاقات ہوئی تو کراچی کے ملیر میں واقع جامعہ مجددیہ نعیمیہ کے بانی حضرت مفتی محمد عبداللہ صاحب کے چھوٹے صاحبزادے محمد نذیر صاحب نعیمی اور ان کے ساتھی رحمت اللہ شاہ صاحب سے ملاقات ہوگئی۔ حضرت قبلہ مفتی محمد عبداللہ نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ہماری زمانہ طالب العلمی سے عقیدت ہے، ہمارے استاذ محترم مفتی سید شجاعت علی قادری اولا اور ڈاکٹر و جسٹس فی مابعد، ہمیں مفتی محمد عبداللہ صاحب کی خدمت میں کئی بار ساتھ لے کر

گئے ...... مفتی محمد عبداللہ نعیمی صاحب نے ہمیشہ شفقت فرمائی اور اپنے ذاتی کتب خانہ کا درازہ ہم پر بکمال شفقت کھولے رکھا............

یہاں شام میں ان کے چھوٹے صاحبزادہ جناب نذیر جان نعیمی صاحب کے علاوہ شیخ الحدیث علامہ محمد رمضان صاحب کے ایک شاگرد مہربان صاحب سے ملاقات ہوگئی مولانا یار محمد جو ابوظہبی میں ہوتے ہیں ان کے بھائی عبدالحئی اور سجاد ہزاروی سے ملاقات ہوئی دیگر نوجوانوں میں عامر صدیقی۔محمد عرفان۔احمد رضا۔عامر بریکانی۔ریاض۔اشتیاق۔محمد یسین۔محمد یحیی ترکی۔محمد امجد بریکانی شامل ہیں۔

یہاں نعت خوانی ہوئی اور مجھے اعلی حضرت کے بارے میں عربی میں کچھ کہنے کو کہا گیا۔ میری طبیعت سفر کی وجہ سے بہت بوجھل اور گزشتہ شب آرام نہ کر سکنے کی وجہ سے بھی بہت خراب تھی۔ایک نوجوان نے دواء پلائی۔میں نے محسوس کیا کہ ہزاروں میلوں کی مسافت اور زبان ورنگ ونسل کے اختلافات کے باوجود پردیس میں غیر ملکی مسلمان کس طرح ملکی ملکی نظر آتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنا ہی خیال کرتے ہیں .... یہ اسلام کی وہ برکت ہے جس کی کوشش آقائے نامدار ﷺ نے فرمائی اور آپ ہی کی برکت سے یہ تمام برکات امت مسلمہ کو ایک امت ہونے کے ناطے حاصل ہوئیں ....

اگلی صبح دمشق کے سب سے معروف ناشر، دارلفکر جانا ہوا جو کہ کتب کی طباعت کے سلسلہ میں دنیا بھر میں مشہور ہے۔(دارالفکر کا پتہ یہ ہے۔ برامکۃ دمشق پوسٹ بکس ۹۶۲ فون ۲۲۱۱۱۶۶ سے چار لائینیں ہیں۔فیکس ۲۲۳۹۷۱۶۔) اور وہاں ڈاکٹر نزار اور ڈاکٹر شوقی ابوخلیل سے ملاقات ہوئی یہ دونوں اس ادارے کے مدیران ہیں ان سے تفسیر نورالعرفان کے انگریزی ترجمہ کی طباعت کی بات ہوئی (جو حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی کی تصنیف ہے اور جس کا انگریزی ترجمہ ساؤتھ افریقہ میں مولانا مقدم نے کیا ہے مولانا مقدم مفتی محمد اکبر ہزاروی صاحب کے مدرسہ دارالعلوم پریٹوریا میں پڑھاتے تھے۔) چنانچہ ہم نے کراچی سے شائع شدہ نسخہ ان کے حوالہ کیا۔اور ان سے اس کی یہاں سے طباعت و اشاعت پر بات کی ......وہ بڑی محبت سے ملے،عربی شامی قہوہ،شامی کیک،اور پر تکلف چائے سے اس عاجز ہیچ مداں کی تواضع کی.....................

پھر انہوں نے اگلے روز آنے کو کہا تا کہ اس کا تخمینہ تیار کر سکیں اور بتایا کہ منگل کو ان کی

میٹنگ ہے جس میں نئی کتب کی طباعت پر گفتگو ہو سکے گی۔

اس کے بعد ہم جامعہ دمشق پہنچے جہاں ہمارے ایک جاننے والے استاذ بدیع السید اللحام کلیہ الشریعہ میں پڑھاتے ہیں انہوں نے کراچی میں رہ کر پنجاب یونیورسٹی لاہور سے پی ایچ ڈی کیا اور جامعہ الدراسات الاسلامیہ کراچی میں معاونت کی اور پڑھایا۔ میری ان سے وہیں ملاقات اور تعلق پیدا ہوا۔ جامعہ الدراسات میں اسی کی دہائی میں شام کے کئی اور نوجوان بھی پڑھنے آئے تھے ان میں سے بعض میرے درجہ تخصص میں کلاس فیلو بھی تھے ......استاذ بدیع یہاں حدیث شریف کے استاذ ہیں اور آج کل وکیل کلیہ (یعنی ڈین فیکلٹی کے نائب ہیں) ہیں ان سے کوئی دس بجے ملاقات ہوئی۔

ازاں بعد ہم ایک ترکی طالب علم کی دعوت پر اس کے گھر ظہر کے کھانے میں شرکت کے لیے گئے اس نے گزشتہ روز اسلم بھائی کے ہاں اور پھر گزشتہ شب ایک ترکی طالب علم کے ہاں کھانے پر ہمیں آج کی

دعوت دی تھی یہاں پہنچے تو معلوم ہوا کہ کوئی چھ کے قریب نوجوان جو سب ترکی ہیں ہماری ملاقات کے

منتظر ہیں یہ سب یہاں شام میں مختلف معاہد اور مدارس میں پڑھتے ہیں۔

یحییٰ۔حسن ابویحیی عرفوی۔محمد فاتح ابن حسن ابویحیی۔عبداللضیف آسٹرالوی۔ بھائی محمد نذیر نعیمی اور مولانا رحمت اللہ نعیمی بھی اس میں شریک تھے۔

دوپہر کا کھانا بھوک کے وقت اور وہ بھی لذیذ اگرچہ ترکی طرز کا تھا مگر ہم نے کھایا اور خوب کھایا۔

اس کے بعد میں باب الصغیر کی زیارات کے لیے چلا گیا وہاں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر مزارات جن میں ازواج مطہرات اور اصحاب و آل رسول کے مزارات شامل ہیں۔ انہی زیارات کے دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے مزار مبارک کی تصویر بنانے کے لیے ایک شخص سے کہا یہ جرمن تھا۔ حیرت ہوئی کہ یہ یہاں کیوں آیا ہے چند لمحوں میں یہ عقدہ حل ہو گیا کیونکہ ایک شامی شخص ہمارے قریب آیا اور اس نے بتایا کہ وہ اسے لایا ہے کہ اس سے اس کے کاروباری مراسم ہیں میں نے کہا یہ تو عیسائی ہے کہا ہاں مگر میں اسے اس لیے ادھر لایا ہوں کہ شاید متاثر ہو کر

اسلام کی جانب مائل ہو۔ مجھے بہت ناگوار گزرا کہ وہ ازواج مطہرات کے حجروں میں داخل ہو رہا تھا اور میں ادب سے باہر ہی کھڑا رہ گیا۔ مگر اسے نہ روک سکا۔

یہاں سے ہم نکل رہے تھے کہ اس شامی نے مجھ سے کہا آپ سیدہ زینب کی زیارت کو جائیں گے؟ میں نے کہا ہاں تو اس نے کہا ہم جا رہے ہیں ہمارے ساتھ ہی چلیے۔ چنانچہ اس نے مجھے اپنے مہمان کے ساتھ گاڑی میں بٹھا لیا اب ہمارا تعارف ہوا تو وہ شامی فتحی ابو البلال ایک کروڑ پتی تاجر نکلا۔ جس کی سلے سلائے کپڑوں کی تجارت تھی اور کئی دیگر کاروباروں میں شراکت تھی۔ الحریقہ میں اس کا ایک شوروم تھا اور مزہ (Mizzah) جو دمشق کا پوش علاقہ ہے جیسے کراچی کا ڈیفنس، اس میں اس کا بنگلہ تھا علاوہ ازیں اسی علاقہ میں اس کی عمارتیں تھیں جو مختلف سفارتخانوں نے کرایہ پر لے رکھی تھیں۔ فتحی البلال کے دو بیٹے محمد اور احمد ہیں اس کا پتہ یہ ہے۔ حریقۃ شارع معاویۃ بناء الدقاق طابق ۲۲۴۷۶۸۴۲ صاب ۱۹۲۴ فون ۲۲۲۲۰۴۲ فیکس ۲۲۴۷۷۴۶۔

ہم سیدہ زینب پہنچے زیارت کی اور میں ان دونوں کے مابین مترجم کا کردار ادا کرنے لگا کہ فتحی کو انگریزی نہیں آتی تھی اور جرمن جوزف کو عربی نہیں آتی تھی مگر وہ انگریزی بول لیتا تھا۔

سیدہ زینت کون ہیں؟ سیدہ زینب الکبری؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بہن؟ یا کوئی اور؟ سیدہ زینب کے مزار کی حاضری کے بعد فتحی ہمیں جبل کا سیون لے گیا یہ دمشق کا مشہور پہاڑ ہے اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اصحاب کہف کا مقام اسی پر ہے چالیس ابدالوں کی جگہ اسی پر ہے اور یہ اپنی ایک خاص تاریخی شہرت رکھتا ہے اوپر پہنچے تو اسے پرفضا مقام پایا سردی زیادہ لگنے لگی۔ کچھ دیر بعد واپس ہوئے تو فتحی نے ہمیں شہر کے مختلف علاقے دکھائے اور اس نے مزہ (Mizzah) میں ہمیں مسجد الاکرم بھی دکھائی اور بتایا کہ جامع الاکرام ایک شامی نے اپنے نفقۂ خاص سے تعمیر کی ہے اور اس کی داستان کچھ اس طرح ہے کہ وہ ایک غریب بچہ تھا اور گھر میں زیادہ کھانے کی وجہ سے بدنام تھا.....

فتحی مجھے پاکستانی سفارتخانے بھی لے گیا جہاں میں نے شمس الحسن صاحب سے ملاقات کی جو سفارتخانے کے استقبالیہ میں کام میں مصروف تھے۔ میں نے اپنا تعارف کرایا کچھ معلومات حاصل کیں اور انہوں نے چائے پینے اور کچھ دیر بیٹھنے پر اصرار کیا مگر میں نے مصروفیت اور باہر منتظر فتحی اور جرمنی جوزف کا ذکر کر کے معذرت چاہی۔ میں نے شمس سے یہ معلوم کیا کہ کیا مجھے لبنان

کے بارڈر پر ویز املِ سکے گا یا نہیں اس نے کہا پاکستانیوں کو نہیں دیتے ۔میں پھر فتحی کے ساتھ سوار ہوگیا اور اس نے مزہ (دمشق کے ڈیفنس سوسائٹی کے علاقہ) کی خوب سیر کرائی اور پھر شہر کے مختلف علاقے دکھاتا ہوا الرجہ میں میرے ہوٹل پر مجھے اتارا۔ یہاں پہنچا تھا کہ استاذ بدیع کا فون آ گیا کہ رات کا کھانا میرے ساتھ کھایئے گا۔مگر ہمیں رات کے کھانے پر ایک ترکی نے دعوت دے رکھی تھی چنانچہ نذیر بھائی کے ساتھ پروگرام طے ہوا اور میں الضاعہ پہنچا جہاں مغرب کی نماز معہد الفتح الاسلامی میں ادا کی اور پھر اس ترکی کے گھر پہنچ کر شام کا کھانا کھایا۔یہاں سے فارغ ہوکر ہم استاذ بدیع السید کے گھر واقع المیدان ابوجبل جامع المازی پہنچا اور انہوں نے وہاں ہمارا گھر سے نکل کر مسجد کے پاس استقبال کیا۔ان کا اس مسجد سے کوئی تعلق نہیں۔صرف گھر اس کے قریب واقع ہے انہوں نے کھانے کا اہتمام کیا تھا مگر کھانا تو ہم ترکی کے ہاں کھا چکے تھے۔وہیں انہوں نے گھر پر استاذ فائز محمد عوض کو بلا لیا جو کہا ایک زمانہ میں کراچی آئے تھے اور میری ان سے وہیں ملاقات جامعہ الدراسات میں ہوئی تھی ان کے والد استاذ الشیخ الدکتور محمد عوض ہیں وہ بھی کراچی آئے تھے اور میں ان کے ساتھ بہاول پور گیا تھا ان کے داخلہ پی ایچ ڈی کے سلسلہ میں ۔یہ کئی ماہ استاذ عبدالجواد صاحب کے ہاں رہے مگر ان کے والد کا قیام نہایت ہی مختصر تھا۔

استاذ فائز نے پی ایچ ڈی کرلیا ہے اور وہ یہاں کسی مدرسہ میں استاذ ہیں ۔

(جاری ہے...........)

یہودی مذہب کی باریکیوں پر اردو میں پہلی کتاب.......... جسے پڑھے بغیر آپ عالمی سطح پر صیہونیوں اور یہودیوں کی مکارانہ چالوں کو سمجھ نہیں سکتے ......

یہودی مذہب

مہد سے لحد تک

مصنف : جناب رضی الدین سید

ملنے کا پتہ بیت السلام، زہرا چیمبرز نزد عسکری پارک مین یونیورسٹی روڈ کراچی

☆ لاثواب الا بالنیة ☆ (فقہی ضابطہ)